ہمارا شہر ہمارا ذمہ: ماحولیاتی آلودگی کے خلاف 20 مئی کو ریلی

ماحولیاتی تحفظ کی سرگرم کارکن ثمینہ رشید کا شہریوں سے گھروں سے نکلنے کا مطالبہ

رپورٹ: فرحان صدیقی

ماحولیاتی تحفظ کی سرگرم کارکن ثمینہ رشید نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 20 مئی کو صبح 10 بجے گلبرگ فوارہ چوک پر جمع ہوں اور شہر کی بگڑتی ہوئی فضا کے خلاف پُرامن ریلی میں شریک ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ اب خاموش تماشائی بنے رہنا کسی کے بس میں نہیں، کیونکہ ہر سانس لیتا شہری روزانہ کئی سگریٹوں کے برابر زہر اپنے پھیپھڑوں میں اتار رہا ہے۔

ثمینہ رشید نے کہا کہ ریلی کسی سیاسی جماعت یا تنظیم کے خلاف نہیں بلکہ ان اداروں کے خلاف ہے جو برسوں سے آنکھیں بند کیے بیٹھے ہیں۔ ان کے بقول ’’ہم نعرے لگانے نہیں آ رہے، ہم اپنے بچوں کے لیے صاف ہوا مانگنے آ رہے ہیں، اور یہ ہمارا آئینی حق ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ریلی پُرامن ہوگی اور کسی قسم کی توڑ پھوڑ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

منتظمین کے مطابق ریلی کے شرکا کو ماسک تقسیم کیے جائیں گے تاکہ علامتی طور پر بھی آلودگی کے خلاف آواز بلند کی جا سکے۔ ثمینہ رشید نے کہا کہ ماسک صرف علامت ہیں، اصل مسئلہ وہ دھواں ہے جو فیکٹریوں، بھٹوں اور بے ہنگم ٹریفک سے پیدا ہو رہا ہے، اور جب تک اس کے ذرائع پر ہاتھ نہیں ڈالا جاتا، شہری اسی طرح بیمار ہوتے رہیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ریلی کے بعد ایک وفد ڈپٹی کمشنر آفس جا کر اپنے مطالبات پر مبنی میمورنڈم جمع کرائے گا، جس میں صنعتی علاقوں میں ایئر کوالٹی مانیٹرنگ اسٹیشن قائم کرنے، کوئلے سے چلنے والے کارخانوں کی فوری جانچ اور خلاف ورزی کرنے والے اداروں پر بھاری جرمانے عائد کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔ ثمینہ رشید نے کہا کہ اگر 15 روز میں کوئی عملی قدم نہ اٹھایا گیا تو تحریک کو ضلع کے دیگر شہروں تک پھیلایا جائے گا۔

ضلعی ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی ویکسین کی قلت، مریض پریشان

ایمرجنسی میں صرف 40 خوراکیں دستیاب، مزید 200 کا آرڈر دیا گیا ہے، ڈاکٹر

رپورٹ: نگہت آرا سلیمی

ضلعی ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین کی شدید قلت کے باعث حفاظتی ٹیکوں کے لیے آنے والے سیکڑوں شہری مایوس واپس لوٹ رہے ہیں۔ ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں صرف 40 خوراکیں دستیاب ہیں، جبکہ روزانہ اوسطاً 120 سے زائد افراد ویکسین لگوانے آتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر وہ لوگ شامل ہیں جو حادثات یا زخمی ہونے کے بعد ٹیٹنس اور ہیپاٹائٹس بی کے ٹیکے لگوانا چاہتے ہیں۔

ہسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ ویکسین کا آخری بڑا ذخیرہ 14 مارچ کو موصول ہوا تھا، جو تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ ان کے مطابق ضلعی ہیلتھ آفس کو 9 فروری کو ضرورت کی تحریری درخواست دی گئی تھی، مگر اب تک نئی کھیپ نہیں پہنچی۔ ’’ہم روزانہ فون کر رہے ہیں، مگر جواب ہمیشہ یہی ملتا ہے کہ اگلے ہفتے آئے گی، لیکن مریض ہفتے کا انتظار نہیں کر سکتے۔‘‘

ڈاکٹر فرحان قریشی کے مطابق ہیپاٹائٹس بی کے وائرس سے متاثرہ خون، آلودہ سرنج یا غیر محفوظ جنسی تعلق کے ذریعے پھیلتے ہیں، اور ایمرجنسی میں آنے والے زخمی افراد میں اس کا خطرہ عام شہریوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ ’’ایک بروقت لگائی گئی ویکسین کسی شخص کو برسوں کی بیماری اور موت سے بچا سکتی ہے، مگر جب وہ دستیاب ہی نہ ہو تو ہم بے بس ہو جاتے ہیں۔‘‘

ہسپتال کے باہر ویکسین کے منتظر کئی شہریوں نے شکایت کی کہ انہیں پہلے نجی میڈیکل اسٹورز سے رجوع کرنے کا کہا گیا، جہاں ایک خوراک کی قیمت 2 ہزار روپے تک بتائی جاتی ہے۔ ایک مزدور محمد یونس نے کہا کہ وہ اپنی بیوی کے لیے ٹیکہ لینے آیا تھا، مگر اب اسے کہا جا رہا ہے کہ وہ کسی اور ہسپتال جائے، جو اس کے لیے ممکن نہیں۔

ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ ہسپتال انتظامیہ نے ویکسین کی فراہمی کے لیے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کو باقاعدہ خط لکھا ہے اور 200 خوراکوں کا نیا آرڈر دیا گیا ہے، جو اگلے 10 دن میں پہنچنے کی توقع ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال کی ایمرجنسی میں ویکسین کی دستیابی کو یقینی بنانا ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے گا۔

ضلعی ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی ویکسین کی قلت، مریض پریشان

ایمرجنسی میں صرف 40 خوراکیں دستیاب، مزید 200 کا آرڈر دیا گیا ہے، ڈاکٹر

رپورٹ: نگہت آرا سلیمی

ضلعی ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین کی شدید قلت کے باعث حفاظتی ٹیکوں کے لیے آنے والے سیکڑوں شہری مایوس واپس لوٹ رہے ہیں۔ ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں صرف 40 خوراکیں دستیاب ہیں، جبکہ روزانہ اوسطاً 120 سے زائد افراد ویکسین لگوانے آتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر وہ لوگ شامل ہیں جو حادثات یا زخمی ہونے کے بعد ٹیٹنس اور ہیپاٹائٹس بی کے ٹیکے لگوانا چاہتے ہیں۔

ہسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ ویکسین کا آخری بڑا ذخیرہ 14 مارچ کو موصول ہوا تھا، جو تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ ان کے مطابق ضلعی ہیلتھ آفس کو 9 فروری کو ضرورت کی تحریری درخواست دی گئی تھی، مگر اب تک نئی کھیپ نہیں پہنچی۔ ’’ہم روزانہ فون کر رہے ہیں، مگر جواب ہمیشہ یہی ملتا ہے کہ اگلے ہفتے آئے گی، لیکن مریض ہفتے کا انتظار نہیں کر سکتے۔‘‘

ڈاکٹر فرحان قریشی کے مطابق ہیپاٹائٹس بی کے وائرس سے متاثرہ خون، آلودہ سرنج یا غیر محفوظ جنسی تعلق کے ذریعے پھیلتے ہیں، اور ایمرجنسی میں آنے والے زخمی افراد میں اس کا خطرہ عام شہریوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ ’’ایک بروقت لگائی گئی ویکسین کسی شخص کو برسوں کی بیماری اور موت سے بچا سکتی ہے، مگر جب وہ دستیاب ہی نہ ہو تو ہم بے بس ہو جاتے ہیں۔‘‘

ہسپتال کے باہر ویکسین کے منتظر کئی شہریوں نے شکایت کی کہ انہیں پہلے نجی میڈیکل اسٹورز سے رجوع کرنے کا کہا گیا، جہاں ایک خوراک کی قیمت 2 ہزار روپے تک بتائی جاتی ہے۔ ایک مزدور محمد یونس نے کہا کہ وہ اپنی بیوی کے لیے ٹیکہ لینے آیا تھا، مگر اب اسے کہا جا رہا ہے کہ وہ کسی اور ہسپتال جائے، جو اس کے لیے ممکن نہیں۔

ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ ہسپتال انتظامیہ نے ویکسین کی فراہمی کے لیے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کو باقاعدہ خط لکھا ہے اور 200 خوراکوں کا نیا آرڈر دیا گیا ہے، جو اگلے 10 دن میں پہنچنے کی توقع ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال کی ایمرجنسی میں ویکسین کی دستیابی کو یقینی بنانا ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے گا۔

ہمارا شہر ہمارا ذمہ: ماحولیاتی آلودگی کے خلاف 20 مئی کو ریلی

ماحولیاتی تحفظ کی سرگرم کارکن ثمینہ رشید کا شہریوں سے گھروں سے نکلنے کا مطالبہ

رپورٹ: فرحان صدیقی

ماحولیاتی تحفظ کی سرگرم کارکن ثمینہ رشید نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 20 مئی کو صبح 10 بجے گلبرگ فوارہ چوک پر جمع ہوں اور شہر کی بگڑتی ہوئی فضا کے خلاف پُرامن ریلی میں شریک ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ اب خاموش تماشائی بنے رہنا کسی کے بس میں نہیں، کیونکہ ہر سانس لیتا شہری روزانہ کئی سگریٹوں کے برابر زہر اپنے پھیپھڑوں میں اتار رہا ہے۔

ثمینہ رشید نے کہا کہ ریلی کسی سیاسی جماعت یا تنظیم کے خلاف نہیں بلکہ ان اداروں کے خلاف ہے جو برسوں سے آنکھیں بند کیے بیٹھے ہیں۔ ان کے بقول ’’ہم نعرے لگانے نہیں آ رہے، ہم اپنے بچوں کے لیے صاف ہوا مانگنے آ رہے ہیں، اور یہ ہمارا آئینی حق ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ریلی پُرامن ہوگی اور کسی قسم کی توڑ پھوڑ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

منتظمین کے مطابق ریلی کے شرکا کو ماسک تقسیم کیے جائیں گے تاکہ علامتی طور پر بھی آلودگی کے خلاف آواز بلند کی جا سکے۔ ثمینہ رشید نے کہا کہ ماسک صرف علامت ہیں، اصل مسئلہ وہ دھواں ہے جو فیکٹریوں، بھٹوں اور بے ہنگم ٹریفک سے پیدا ہو رہا ہے، اور جب تک اس کے ذرائع پر ہاتھ نہیں ڈالا جاتا، شہری اسی طرح بیمار ہوتے رہیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ریلی کے بعد ایک وفد ڈپٹی کمشنر آفس جا کر اپنے مطالبات پر مبنی میمورنڈم جمع کرائے گا، جس میں صنعتی علاقوں میں ایئر کوالٹی مانیٹرنگ اسٹیشن قائم کرنے، کوئلے سے چلنے والے کارخانوں کی فوری جانچ اور خلاف ورزی کرنے والے اداروں پر بھاری جرمانے عائد کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔ ثمینہ رشید نے کہا کہ اگر 15 روز میں کوئی عملی قدم نہ اٹھایا گیا تو تحریک کو ضلع کے دیگر شہروں تک پھیلای